مسلسل اشاعت کے 84 سال
editor@nawaiwaqt.com.pk @nawaiwaqt
nawaiwaqt.com.pk fb.com/nawaiwaqt

DAILY NAWA-I-WAQT
RAWALPINDI
ISLAMABAD

روزنامہ
نوائے وقت
بانی حمید نظامی مرحوم
معمار حمید نظامی مرحوم
ایڈیٹر رمیزہ حمید نظامی
راولپنڈی
اسلام آباد
لاہور، کراچی، راولپنڈی/اسلام آباد، ملتان، کوئٹہ اور گوادر سے بیک وقت شائع ہوتا ہے

جلد 70 | 22 محرم الحرام 1446ھ 29 جولائی 2024ء 15 سالن 2081ب | UAN 111-222-007 | قیمت 30 روپے | صفحات 06 | رجسٹرڈ لیٹر پی ایل 003 | شمارہ 023
فون: راولپنڈی: 5502676-77، اسلام آباد: 2202641-44

حقوق اطفال.....اسلام، اقوام متحدہ اور وفاقی محتسب

بلا امتیاز
امتیاز اقدس گورایا
imtiazaqdas@gmail.com

ظہور اسلام سے پہلے دنیا جہالت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں لپٹی ہوئی تھی یہ اس دنیا پر اللہ پاک کا خصوصی فضل ہوا کہ نبی کریم رحمت للعالمین بنا کر بھیجا۔ اسلام کے روشن باب شروع ہونے سے پہلے بچیوں کو پیدا ہوتے زندہ دفن کر دیا جاتا۔ کہیں دریا برد کر دیا جاتا کہ اس سے پانی چلنا شروع ہو جائے گا اور کہیں بچوں اور بچیوں کو دیوی اور دیوتاؤں کے قدموں میں ذبح کر دیا جاتا کہ دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لئے بچوں اور بچیوں کی بلی چڑھا دی جاتی۔ اسلام کی آمد کے بعد اور دنیا میں پھیلاؤ کے بعد صورتحال مختلف ہوتی گئی۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ اس کو پسند کرتا ہے کہ تم اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو یہاں تک کہ بوسہ لینے میں بھی" مطلب یہ ہے کہ تمام اولاد کے ساتھ ایک جیسا سلوک ہونا چاہیے دوسرے آپ کی یہ تاریخ بھی موجود ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کی گلیوں اور بازاروں میں نکلتے تھے بچوں کے ساتھ کیسا حسن سلوک اختیار کرتے تھے اور حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام کے ساتھ پیار کے واقعات بھی ہمارے سامنے ہیں مطلب یہ ہوا کہ اسلام کی روشنی پھیلنے کے بعد دنیا کے رنگ ہی بدل گئے اسطرح یہ کہانی چلتے چلتے اقوام متحدہ تک بھی پہنچتی ہے اور اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے 1959 میں منظور ہونے والا بچوں کے حقوق کا اعلامیہ ایک اہم دستاویز کی شکل اختیار کر جاتا ہے، جس میں بچوں کی صحت کی دیکھ بھال، اچھی غذا، تعلیم اور بچوں کے حقوق کی وضاحت کی گئی تھی۔ اس اعلامیہ نے آگے چل کر بچوں کے حقوق سے متعلق بین الاقوامی قانون سازی کے لئے ایک بنیادی دستاویز کا کام کیا اور منشور سیاقی وسیاقی میں بچوں کے حقوق کے تحفظ اور فروغ کے لئے بننے والے قوانین اور پالیسیوں کے بارے میں پوری دنیا کی رہنمائی کی۔ 1989 میں عالمی رہنماؤں نے بچوں کے حقوق سے متعلق اقوام متحدہ کے کنونشن کی صورت میں دنیا بھر کے بچوں کے ساتھ ایک عہد کیا گیا جس میں حکومتوں کی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ بچوں کے حقوق کی بھی بھرپور وضاحت کی گئی ہے۔ پاکستان میں گزشتہ کئی برسوں سے بچوں کی حالت کو بہتر بنانے اور ان کے حقوق کے تحفظ کے لیے قانونی اور ادارہ جاتی فریم ورک میں بہتری لانے کے لیے مسلسل کوششیں جاری ہیں۔ یہاں یہ بات خصوصی اہمیت کی حامل ہے کہ وفاقی محتسب نے بچوں کی فلاح و بہبود اور ان کے حقوق کے تحفظ کے سلسلے میں اپنی کوششیں تیز تر کرتے ہوئے ایک خیالیں کردار ادا کیا اور اس سلسلے میں وفاقی محتسب کا عزم غیر متزلزل رہا۔ بچوں کی فلاح و بہبود کو متاثر کرنے والے بڑھتے ہوئے چیلنجوں کے پیش نظر، وفاقی محتسب میکر نجر بیٹ میں دفتر شکایات کمشنر برائے اطفال (Grievance The of Office Children for Commissioner) کا قیام عمل میں لایا گیا جس کی طرف سے وفاقی محتسب کے "تحقیق، تفتیش اور کسی شکایت کے ازالے اور اصلاح" کے مینڈیٹ پر مشتمل ادارہ کی بھرپور کوشش کی جاتی ہے تاکہ اس سلسلے میں درپیش چیلنجوں اور رکاوٹوں کی اصل وجوہ بات کی نشاندہی کر کے اور مناسب طریق کار وضع کر کے ان رکاوٹوں کو دور کیا جا سکے نیز اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ مشاورتی عمل کے ذریعے جگی اور بین الاقوامی ذمہ داریوں کو پورا کیا جا سکے۔

پاکستان کی آبادی 240 ملین سے زیادہ ہے جس کا 59% بچوں اور نوجوانوں پر مشتمل ہے یہ تو جو سب سے بڑا المیہ ہے کہ کم از کم چار شعبوں میں ان کی ضروریات کو کیسے پورا کیا جائے۔ (الف) بچوں کی صحت اور بہبود (ب) بچوں کی غذائیت اور انکی مناسب خوراک کی فراہمی کیونکہ موسمیاتی تبدیلیوں اور 2022 کے سیلاب اور اس کے اثرات کی وجہ سے غذائی تحفظ کی صورت حال مزید خراب ہو چکی ہے۔ (ج) بنیادی تعلیم اور اسکولنگ کیوں کہ پاکستان میں اسکول سے باہر بچوں کی تعداد بہت زیادہ ہے (د) بچوں کی فلاح و بہبود اور تحفظ، جو کہ بچوں کی اسمگلنگ، چائلڈ لیبر اور بچوں کے خلاف سائبر کرائم سمیت دیگر ناپسندیدہ کارروائیوں کے باعث سب سے زیادہ خطرناک صورت حال اختیار کر چکا ہے۔ بچوں کے حقوق کیلئے دائرہ کار کے اندر رہتے ہوئے، دفتر شکایات کمشنر برائے اطفال (OGCC) ایک نگران ادارے کا کردار ادا کر رہا ہے اور پاکستان میں بچوں کی حالت پر نظر رکھے ہوئے ہے۔ کلیدی سکت عملی میں، دیگر معاملات کے ساتھ ساتھ، سماجی میڈیا پر پولس پر نگاہ رکھنا بھی شامل ہے جن میں بچوں کے خلاف تشدد کے واقعات کی نشاندہی کی گئی ہوتی ہے تاکہ مختلف سطحوں پر صوبائی نظام سمیت تمام اسٹیک ہولڈرز کے باہمی روابط کو مضبوط بنا کر طے شدہ مقاصد اور نتائج حاصل کئے جا سکیں۔ مذکورہ بالا صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے، مندرجہ ذیل چند اہم اقدامات اٹھائے گئے ہیں: (1) بچوں کے حقوق سے آگاہی کے لئے "Promotion Child of Protection & Rights" کے عنوان سے ایک تفصیلی کتابچہ شائع کیا گیا ہے۔ (2) بچوں کے خلاف تشدد کے واقعات اور ان کے موجود اٹھانے کے لئے OGCC میڈیا میں رپورٹ ہونے والے واقعات پر گہری نظر رکھتا ہے۔ (3) اکتوبر 2022 میں اسلام آباد میں اسٹریٹ چلڈرن کی حالت زار کے بارے میں ایک تفصیلی انتظامی رپورٹ تیار کی گئی جس کی سفارشات انتظامی اداروں اور پرائیویٹ تنظیموں کو بھیجی گئیں کیونکہ یہ قانون سازی اور فنی شعبے کی ہدایتی مقاصد تھی۔ اب یہ سفارشات مختلف مراحل میں ہیں، مثلاً فیڈرل ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن (FDE) ایس سی اوز کے ساتھ مل کر، اسلام آباد میں اسٹریٹ چلڈرن کے لیے سطح اور لازمی تعلیم کی ذمہ داری ادا کر رہا ہے۔ FDE اب تک NAVTTC کے تعاون سے 42 غیر رسمی تعلیمی مراکز اور 06 ٹیکنیکل لیبارٹریاں قائم کرنے کے علاوہ موجودہ اسکولوں میں تقریباً 18000 بچوں کو داخل کر چکا ہے۔ وفاقی محتسب نیکر نجر بیٹ اس تمام عمل میں متعلقہ اداروں سے رابطہ میں ہے۔

OGCC (4) نے بچوں کے خلاف سائبر کرائم کی روک تھام کے معاملے کو بھرپور طریقے سے آگے بڑھایا ہے اور اس سلسلے میں چار اہم ستونوں پر خصوصی توجہ مرکوز کی ہے۔ (الف) بیداری پیدا کرنا اور میڈیا میں احساس ذمہ داری بڑھانا (ب) صلاحیتوں میں اضافے کی وکالت (ج) قانونی اصلاحات اور (د) تکنیکی اصلاحات۔ محکمہ ایف آئی اے، پی ٹی وی، پی ٹی اے اور دیگر سوشل میڈیا ذرائع سے عوامی خدمت کے پیغامات کو باقاعدگی سے پھیلانے کے ساتھ ساتھ عوام میں آگاہی پیدا کرنا اور اس معاملے میں میڈیا کے اندر حساسیت کو اجاگر کرنا ایک مسلسل عمل ہے۔ اسی طرح ایف آئی اے کے سائبر کرائم ونگ کے تعاون سے بچوں کو سائبر کرائمز کے خطرے سے بچانے اور آگاہ کرنے کے لئے اس معاملے کو اسلام آباد میں متعلقہ اداروں کے ساتھ اٹھایا گیا۔ وفاقی محتسب کے ادارے کی جانب سے COMSATS یونیورسٹی اسلام آباد کے تعاون سے 30 نومبر 2023 کو "بڑھتے ہوئے سائبر کرائمز اور معاشرتی کمزوریوں" کے موضوع پر ایک روزہ سیمینار کا بھی انعقاد کیا گیا، جس میں مختلف سرکاری یونیورسٹیوں کے لیکچروں، اداروں اور اسٹیک ہولڈرز نے شرکت کی۔ سیمینار میں اس بات پر زور دیا گیا کہ سائبر کرائمز کی ابھرتی ہوئی نوعیت کا مقابلہ کرنے والی ٹیکنالوجی کا حصول اور استعمال وقت کی ایک اہم ضرورت ہے جس کے لیے تمام شعبوں میں مسلسل مواقفت، تعاون اور اختراعی اقدامات کی اشد ضرورت ہے۔ وفاقی محتسب کا اختراعی ذمہ داریوں سے بخوبی واقف ہے اور اپنا کردار ادا کرنے کے تمام مواقع استعمال کرنے کے لیے ہمہ وقت تیار رہتا ہے۔ واضح رہے کہ وفاقی محتسب کے ادارے میں بچوں سے متعلق کیسوں کی رپورٹنگ کے لیے الگ سے ایک ہیلپ لائن نمبر 1056 بھی موجود ہے۔ جہاں تک بچوں کے تحفظ کے سلسلے میں قانونی اصلاحات کا تعلق ہے، پارلیمنٹ کی جانب سے زینب الرٹ ریسپانس اینڈ ریکوری ایکٹ 2020 کی منظوری، پاکستان میں بچوں کے تحفظ کے لیے قانونی اصلاحات میں اہم اقدامات کی عکاسی کرتی ہے جو کہ زینب انصاری کے نام سے منسوب ہے اور جس کے المناک کیس نے عوامی غم و غصے کو جنم دیا۔ اس ایکٹ کے ذریعے گمشدہ یا اغوا شدہ بچوں کی تلاش سے اطلاع دینے اور انہیں جلد از جلد بازیاب کرانے کے لیے ایک جامع نظام قائم کیا گیا ہے۔ اسی طرح 18 جولائی 2023 کو پارلیمنٹ نے بچوں کے خلاف سائبر کرائمز کی روک تھام اور کنٹرول کے قانون میں ترمیمی ایکٹ منظور کیا جو کہ قانونی فریم ورک کو جدید چیلنجوں سے ہم آہنگ کرنے میں وفاقی محتسب کی مسلسل کوششوں کا ثمر ہے۔ بچوں کی قومی کمیٹی (NCC) بھی ایک اہم فورم ہے جسے وفاقی محتسب نے قائم کیا۔ یہ کمیٹی مشاورت کے ساتھ کام کرتی ہے۔ اس کے مینڈیٹ میں بچوں کے حقوق خاص طور پر خطرات میں پڑنے والے بچوں کی حالت کی نگرانی اور حفاظت نیز دفتر شکایات کمشنر برائے اطفال (OGCC) کے ذریعے ان کی شکایات کا ازالہ اور اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ مشاورت سے انتظامی مسائل حل کرنا شامل ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ یہ کمیٹی بچوں کے بہتر مستقبل کے لیے ٹھوس سکت عملی تیار کرنے کے سلسلے میں جامع اور قابل عمل تجاویز پیش کرے گی۔